خواتین کی تعلیم کے لیے گراں قدر خدمات

نصاب تعلیم بنات کا آغاز وارتقاء

تحریر: مولانا عبدالمجید مدظلہم
ناظم مرکزی دفتر وفاق المدارس ملتان

یہ ایک حقیقت ہے کہ دو ڈھائی صدی پہلے تک پورے کرۂ ارض پر مسلمانوں کو سیاسی اور تمدنی برتری حاصل تھی۔ وہ علمی میدان میں بھی دوسری قوموں سے آگے تھے اوران کی نظریاتی بنیادیں بھی مستحکم تھیں۔

نصاب تعلیم، تعلیم وتربیت کا وہ عنصر ہے کہ جس سے انسان کی تعلیم وثقافت، تہذیب وتمدن اور علم وعمل اورحسن کردار کی تشکیل ہوتی ہے۔ اگر نصاب تعلیم ناقص ہوتو انسان سازی، مردم گری اور صالح انسانی معاشرہ کی تعمیر میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ الغرض کسی بھی قوم کے نظریاتی تشخص کے ارتقاء وبقاء کے لئے اس کا نصاب تعلیم و طرز تعلیم اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مسلمانان پاکستان کے اسلامی تشخص کی حفاظت اور دینی علوم کی ترویج کی خاطر ہی 1959ء میں ,,وفاق المدارس العربیہ پاکستان،، کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اسی مقصد کو مدنظر رکھ کر ,,وفاق،، کی نصاب کمیٹی نے دینی مدارس کے لئے بنین کا نصاب تعلیم مرتب کیا اوراس نصاب کے تحت دینی مدارس میں بنین کی تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔

ابتداء:

تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی کہ جہاں بچوں کا دینی علوم سے بہرہ ور ہونا ضروری ہے وہاں بچیوں کے لئے بھی دینی علوم کے مطابق تعلیم وتربیت حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ چنانچہ ملک وملت کی بیٹیوں کی دینی رہنمائی کے لئے اولاً 14 ذیقعدہ 1408ھ مطابق 29 جون 1988ء کو بنات کا نصاب تعلیم مرتب کیا گیا۔ جس کے مطابق پہلی مرتبہ 1990ء میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت طالبات کا

ثانویہ عامہ کا امتحان منعقد ہوا، خاصہ کا پہلا امتحان 1993ء میں اور درجہ عالیہ و عالمیہ کا امتحان 1994ء میں ہوا۔ مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس منعقدہ 9 جمادی الاخریٰ 1415ھ مطابق 14 نومبر 1994ء بمقام جامعہ اشرفیہ لاہور میں بنات کے لئے بھی تحتانی درجات کی اسناد کو لازمی قرار دیدیا۔ اس طرح 1994ء سے بنات کے امتحانات میں تسلسل قائم ہوا اور بنات کے چاروں درجات کا امتحان ''وفاق'' کے تحت ہونے لگا۔

ارتقائی مراحل:

انسانی فکر جب زندگی کے مختلف میدانوں سے نبرد آزما ہوتی ہے تو مختلف مراحل سے گزر کرنت نئی تبدیلیوں، تغیرات اور انقلابات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جس سے تعلیم و تعلم، کتاب و قلم اور نصاب و معلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ جدید تقاضوں کے پیش نظر ,,وفاق المدارس،، نے بنات کے نصاب تعلیم میں گاہے بگاہے مناسب تبدیلیاں کی ہیں۔ جس کی روئیداد حسب ذیل ہے۔

شروع میں بنات کے لئے چار سالہ نصاب تعلیم مرتب کیا گیا تھا جبکہ 2 جمادی الاخریٰ 1413ھ مطابق 29 اکتوبر 1992ء کو بنات کے نصاب تعلیم کو چار سالہ کی بجائے آٹھ سالہ کرنے کی تجویز آئی۔ چنانچہ 25 شوال 1413ھ مطابق 18 اپریل 1993ء کو بنات کے لئے آٹھ سالہ نصاب منظور ہوا۔ نصاب درج ذیل ہے۔

ثانویہ عامہ سال اول.......

(۱) حفظ و مشق پارہ عم ربع آخر (۲) جوامع الکلم، تاریخ اسلام حصہ اول و دوم (۳) علم الصرف حصہ اول مع ابنیہ (۴) علم النحو کامل (۵) بہشتی زیور حصہ اول (۶) عربی صفوۃ المصادر

ثانویہ عامہ سال دوم.......

(۱) ترجمہ پارہ عم از شیخ الہند'' مختصر تفسیر از شیخ الاسلام (۲) زادالطالبین کامل، تاریخ اسلام حصہ سوم (۳) علم الصرف حصہ دوم ، سوم مع تعلیلات (۴) عوامل النحو مع الترکیب (۵) بہشتی زیور حصہ دوم سوم (۶) الطریقۃ العصریہ حصہ اول

ثانویہ خاصہ سال اول.......

(۱) ترجمہ و تفسیر از سورۃ الذاریات یا اختتام سورۂ مرسلات (شیخ الاسلام و شیخ الہند)۔ (۲) ریاض الصالحین از کتاب الآداب تا آخر (۳) التسہیل الضروری لمختصر القدوری (یعنی عبادات)۔ (۴) الفوز الکبیر اردو (۵) شرح مائۃ عامل کامل مع ترکیب نوع اول۔ (۶) تیسیر المنطق، خلفائے راشدین۔

ثانویہ خاصہ سال دوم.......

(۱) ترجمہ و تفسیر از سورۂ روم تا سورۂ ق (شیخ الاسلام و شیخ الہند) (۲) ریاض الصالحین از ابتداء کتاب الآداب (۳) التسہیل الضروری لمختصر القدوری از کتاب البیوع تا اختتام کتاب النفقات (۴) اصول الشاشی از اول تا اختتام کتاب اللہ (۵) ہدایۃ النحو (۶) قصص النبیین چہار حصص، سیر صحابیات۔

عالیہ سال اول.......

(۱) ترجمہ و تفسیر از سوۂ یونس تا اختتام سورۂ عنکبوت (شیخ الاسلام و شیخ الہند)۔ (۲) آثار السنن (۳) التسہیل الضروری لمختصر القدوری علاوہ حصہ عبادات (۴) اصول الشاشی از کتاب السنۃ تا آخر، شرح عقائد از عذاب قبر تا آخر۔ (۵) درس البلاغۃ الفن الثانی والثالث (۶) نفحۃ العرب حصہ نثر۔

عالیہ سال دوم.......

(۱) ترجمہ و تفسیر سورۂ فاتحہ تا اختتام سورۂ توبہ (۲) مشکوٰۃ جلد اول، خیر الاصول (۳) ہدایہ جلد اول (۴) سراجی تا اختتام باب الرد (۵) دروس البلاغۃ الفن الاول (۶) مقامات پہلے پانچ مقامے۔

عالمیہ سال اول.......

(۱) جلالین شریف سورۂ بقرہ، علوم القرآن (۲) مشکوٰۃ جلد دوم (۳) موطا امام مالک از ابتداء تا آخر کتاب الصلوٰۃ وشمائل ترمذی (۴) کتاب الآثار للامام محمد (۵) ابن ماجہ باب الفتن تا آخر، نسائی شریف کتاب الزینۃ من السنن الفطرۃ تا آخر (۶) ہدایہ جلد ثانی۔

عالمیہ سال دوم.......

(۱) بخاری جلد دوم کتاب التفسیر از صفحہ ۶۴۲ تا کتاب النکاح (۲) بخاری جلد اول کتاب الایمان، کتاب العلم، کتاب الجہاد از صفحہ ۳۹۰ تا آخر مناقب (۳) مسلم شریف جلد دوم از کتاب الفضائل تا باب الامر بحسن الظن باللہ تعالیٰ عند الموت (۴) ترمذی شریف جلد اول کامل (۵) ترمذی شریف جلد دوم تا ابواب فضائل القرآن (۶) ابوداؤد شریف جلد دوم از کتاب الاطعمہ تا کتاب الفتن واز کتاب الآداب تا آخر۔

آٹھ سالہ دورانیہ کی تنفیذ میں مشکلات.......

چونکہ ''وفاق'' ایک ملکی سطح کا بورڈ ہے جس کے تحت پورے ملک سے ملحق مدارس کے طلبہ و طالبات کا امتحان ہوتا ہے اور ملحق مدارس اپنے اپنے علاقائی، معاشرتی اور معاشی مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔ پسماندہ علاقہ

کے مدارس کو بھی ساتھ لے کے چلنا ہوتا ہے۔اس تناظر میں بنات کے نصاب کی آٹھ سالہ مدت کے نفاذ میں دشواریاں پیش آئیں۔چنانچہ آٹھ سالہ نصاب کو چار سال میں پڑھانے کا فیصلہ ہوا۔اس کے بعد میں مختلف اجلاسوں میں یہ معاملہ زیر بحث رہا لیکن وقتی طور پر آٹھ سالہ مدت کا نفاذ نہ ہوسکا۔

نصاب تعلیم بنات کو موثر ومفید تر بنانے کے لئے مزید کاوشیں.......

نصاب کمیٹی نے آٹھ سالہ نصاب (جوکہ چار سال میں پڑھایا جارہا تھا) میں بعض تبدیلیاں کرکے 30 محرم الحرام 1416ھ مطابق 29 جون 1995ء کو مجلس عاملہ میں پیش کیا، تاہم مجلس عاملہ نے اس پر مدارس کی آراء طلب کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ مذکورہ بالا مشکلات کی وجہ سے اس پر بھی مزید پیش رفت نہ ہوسکی۔ چونکہ چار سالہ مدت سے مطلوبہ ٹھوس علمی استعداد پیدا نہیں ہو پا رہی تھی، اس لئے اس معاملے پر کوششیں جاری رہیں۔مجلس عاملہ و شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 21، 22 ربیع الثانی مطابق 22، 23 جون 2003 اور مجلس عاملہ کے اجلاس 23 شعبان 1424ھ مطابق 20 اکتوبر 2003 میں بھی نصاب تعلیم بنات پر غور وخوض کیا گیا۔آخر الذکر اجلاس میں طے ہوا کہ عامہ سے ابتدائی چار سال تک بنین وبنات کا نصاب یکساں رکھا جائے اور بنات کا دورانیہ تدریس دو سال بڑھا دیا جائے یعنی بنات کی مدت تعلیم چھ سال ہوجائے گی (لیکن دورانیہ میں اضافہ پر عملدرآمد ممکن نہ ہوسکا)۔

مجلس عاملہ کے اجلاس 22 جمادی الاولیٰ 1426ھ مطابق 30 جون 2005ء میں حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے چار سالہ نصاب کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا'' درس نظامی کا موجودہ نصاب جو ہماری بنات کو پڑھایا جارہا ہے یہ چار سالہ ہے لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس ادھورے نصاب پر شہادۃ العالمیہ دے دینا ایسی بات ہے کہ جس پر ضمیر کبھی مطمئن نہیں ہوا۔طلبہ جو درس نظامی کو آٹھ سال میں مکمل کرتے ہیں اور دار الطلبہ میں رہ کر دن رات محنت کرتے ہیں وہ دورہ حدیث سے کامیابی کی جو سند شہادۃ العالمیہ حاصل کرتے ہیں وہی سند بنات کو محض چار یا پانچ سال کی ادھوری تعلیم پر دے دی جاتی ہے۔حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ لڑکی جو چار یا پانچ سالہ نصاب پڑھ کر دورہ حدیث سے فارغ ہورہی ہے، وہ عالمہ نہیں، نہ وہ محدثہ ہے، نہ مفسرہ اور نہ فقیہہ۔ناچیز نے جتنا غور کیا اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ بنات کی تعلیم سے متعلق ہماری ضرورتیں دو طرح کی ہیں۔ایک ضرورت تو یہ ہے کہ ہم کچھ خواتین کو باقاعدہ ذی استعداد عالمہ بنائیں تاکہ وہ آگے جاکر اپنے علم کو بڑھائیں۔وہ محدثہ بنیں، محدثات بنیں فقیہات بنیں مفتیات بنیں، مصنفات بنیں، مولفات بنیں۔

ہماری اس ضرورت سے زیادہ بڑی ضرورت یہ ہے کہ پورے معاشرے میں جو لڑکیاں ہیں، گاؤں، گوٹھوں تک کی لڑکیاں وہ علم سے بہرہ ور ہوں اور اتنا علم دین دے دیا جائے جو ایک مسلم ماں کی ضرورت ہے۔مسلم

بیوی کی ضرورت ہے، مسلم بیٹی، مسلم بہن اور مسلم پڑوسن کی ضرورت ہے۔ اتنا علم دین اس کے پاس آ جائے کیونکہ قوم ماں کی گود میں پلتی ہے۔ اگر ہم نے اس ماں کی گود کو دین کے سانچے میں ڈھال دیا تو پوری قوم بھی دین کے سانچے میں ڈھل جائے گی۔ ہمیں لڑکیوں کو اس قابل کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے سسرال جا کر باعزت طریقے سے زندگی گزار سکیں۔ اس لئے وفاق کا بنات کے لئے ایک نصاب وہ ہونا چاہیئے جو صرف ضروری اور بنیادی علم دین پر مشتمل ہو۔ جس میں اسلام کے بنیادی اصول، عقائد اور احکام کا احاطہ کیا گیا ہو۔ اور یہ پورے ملک میں نافذ ہو اور دوسرا نصاب وہ ہونا چاہیئے جو بنین کا ہے''۔ مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 4 ربیع الثانی 1427ھ مطابق 3 مئی 2006ء میں بھی حضرت کی تجاویز کے پیش نظر نصاب پر غور وخوض کیا گیا۔

مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 7 ذیقعدہ 1427ھ مطابق 29 نومبر 2006 میں صدر وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ صدر وفاق نے فرمایا کہ'' بنین وبنات کو'' وفاق'' کی طرف سے عالمیہ کی یکساں سند دی جاتی ہے، جبکہ بنات صرف چار سال تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ اس تضاد کو ختم ہونا چاہیئے۔ ایک مسلمان بچی جو صرف دین کی سوجھ بوجھ حاصل کرنا چاہتی ہیں اس کے لے سہ سالہ نصاب دراسات دینیہ'' وفاق'' نے مرتب کیا ہے۔ دراسات کا نصاب ضروری مسائل سے آگاہی کے لئے کافی ہے۔ جو مکمل عالمہ بننا چاہتی ہے اس کے لئے نصاب ہشت سالہ ہوگا۔'' چنانچہ اسی تناظر میں فیصلہ کیا گیا کہ بنین و بنات کا نصاب یکساں ہوگا اور 1428ھ سے عامہ میں داخلہ لینے والی طالبات کے امتحانات بنین کے نصاب کے مطابق ہونگے۔

اسی موقع پر بعض حضرات کی طرف سے بنات کے بعض اقامتی مدارس کی شکایات سامنے لائی گئیں اور تجویز آئی کہ اقامتی مدارس بند کر دیے جائیں۔ اس پر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم نے خوبصورت جملہ فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے'' وفاق'' کی شکل میں ہمیں مضبوط کر دیا ہے۔ اس کی حفاظت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ٹہنی درخت کے ساتھ اچھی لگتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم خود ہی اپنی خامیاں دور کریں''۔ چنانچہ بنات کے اقامتی مدارس بند کرنے کا فیصلہ موقوف کر دیا گیا۔

بنات کے لئے تین نصاب (سہ سالہ، چار سالہ و آٹھ سالہ).......

29 ربیع الاول و یکم ربیع الثانی 1428ھ مطابق 18، 19 اپریل 2007ء کے اجلاس میں یہ بات سامنے

آئی کہ بہت سے مدارس نے بذریعہ خطوط اپنی رائے دی ہے کہ بنات کا چار سالہ نصاب ختم نہ کیا جائے۔ چنانچہ اس اجلاس میں یہ تجویز زیر غور آئی کہ بنات کے تین نصاب ہوں۔ مختصر سہ سالہ نصاب دراسات دینیہ، سابقہ چار نصاب اور آٹھ سالہ نصاب۔ تاہم سر دست اس اجلاس میں سابقہ (دو نصاب) ترتیب برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا گیا اور طے ہوا کہ تین نصابوں کی تجویز پر نصاب کمیٹی غور کر کے مجلس عاملہ میں پیش کرے۔ اس دوران 13 ذیقعدہ 1429ھ مطابق 12 نومبر 2008ء کو مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا کہ بنین کی طرح بنات کے درجات میں بھی دو سال کا وقفہ لازم ہو گا۔ 1430ھ سے یہ ضابطہ لاگو ہوگا اسطرح آٹھ سال میں نصاب پورا ہوگا۔ جبکہ تین نصابوں کی تجویز پر نصاب کمیٹی کی رائے مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 11 ربیع الثانی 1430ھ مطابق 8 اپریل 2009ء و شوریٰ کے اجلاس 12 ربیع الثانی 1430ھ مطابق 9 اپریل 2009ء میں پیش ہوئی۔ اس موقع پر حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم ناظم اعلیٰ وفاق نے فرمایا کہ چار سالہ نصاب کو یکسر ختم کرنا ہمارے لئے انتہائی مشکل ہے، لہٰذا مدارس کی سہولت کے پیش نظر آٹھ سالہ نصاب کے ساتھ ساتھ سابقہ چار سالہ نصاب بھی فی الحال جاری رکھا جائے۔ چنانچہ طے ہوا کہ آئندہ بنات کے تین نصاب جاری رہیں گے۔ البتہ شہادۃ العالمیہ آٹھ سالہ نصاب پر جاری ہوگی۔ جبکہ موجودہ چار سالہ پر شہادۃ العالیہ جاری ہوگی۔

چار سالہ و چھ سالہ نصاب.......

آٹھ سالہ نصاب تعلیم بنات پر عملدرآمد سے متعلق مدارس بنات کی طرف سے مسلسل مشکلات کا اظہار کیا جاتا رہا۔ جبکہ دوسری طرف یہ اشکال بھی برقرار تھا کہ چار سالہ مدت سے مطلوبہ ٹھوس استعداد پیدا نہیں ہو رہی۔ نیز ہائیر ایجوکیشن کمیشن نے چار سالہ اسناد پر ایم اے کی مساوی سند کا اجراء روک دیا۔ چنانچہ فاضلات کو درپیش مسائل اور مدارس کے اعذار کو پیش نظر رکھتے ہوئے چھ سالہ نصاب تعلیم بنات مرتب کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ نصاب کمیٹی کے مجوزہ چھ سالہ نصاب کے بارے میں مدارس سے آراء طلب کرنے کے لئے ماہنامہ وفاق میں اس کی تشہیر کی گئی۔ مدارس کی تجاویز کی روشنی میں نصاب کمیٹی نے اس میں مناسب تبدیلیاں کیں اور منظوری کے لئے مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ یکم صفر المظفر 1431ھ مطابق 17 جنوری 2010ء بمقام جامعہ فاروقیہ فیز۲ کراچی میں پیش کیا گیا۔ یہ نصاب میٹرک پاس طالبات کے لئے مرتب کیا تھا جبکہ غیر میٹرک طالبات کے لئے دو سالہ عصری نصاب مرتب کرنے کی تجویز تھی نیز دراسات دینیہ کے تین سالہ نصاب کو دو سالہ کرنے کی تجویز بھی زیر غور آئی۔ مجلس عاملہ نے اصولی طور اس کی منظوری دی اور بعض زیر غور کتب کو جلد حتمی کرنے کے بارے میں نصاب

کمیٹی کو ہدایت کی گئی۔ چنانچہ نصاب کمیٹی نے چھ سالہ نصاب حتمی کر کے 22 شوال المکرم 1432ھ مطابق 21 ستمبر 2011ء کو دوبارہ مجلس عاملہ میں پیش کیا۔ اس موقع پر ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے فرمایا کہ مطلوبہ علمی استعداد کے لئے کم از کم چھ سالہ نصاب ضروری ہے۔ جبکہ دین کی بنیادی معلومات اور مسلمان گھروں میں دینداری کا ماحول بیدار کرنے کے لئے دراسات دینیہ کا دوسالہ نصاب زیر غور ہے۔ چنانچہ مجلس عاملہ نے بنات کے چھ سالہ نصاب تعلیم کی منظوری دی۔

چھ سالہ نصاب کی تنفیذ.......

چھ سالہ نصاب کے بارے میں اراکین مجلس شوریٰ سے مزید آراء طلب کی گئی تھی۔ اراکین شوریٰ و دیگر مدارس کی طرف سے موصول ہونے والی تجاویز کی روشنی میں نصاب کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ 23 صفر المظفر 1433ھ مطابق 13 جنوری 2012ء میں چھ سالہ نصاب کو حتمی شکل دی جو کہ منظوری کے لئے 3 جمادی الاخریٰ 1433ھ مطابق 25 اپریل 2012ء کو مجلس عاملہ اور 4 جمادی الاخریٰ 1433ھ مطابق 26 اپریل 2012ء کو مجلس شوریٰ میں پیش کیا گیا۔ جس کی منظوری اس تصریح کے ساتھ کی گئی کہ دورہ حدیث میں موجود کتب میں تلخیص وانتخاب کیا جائے۔ اسی طرح دراسات دینیہ کے دوسالہ نصاب کی بھی منظوری دی گئی۔ نیز عامہ بنات کے عصری نصاب کے بارے میں مدارس کو اختیار دیا گیا کہ چاہے ایک سال میں مکمل کریں یا دو سال میں۔ ''وفاق'' صرف دوسرے سال کا امتحان لے گا۔ عامہ بنات کا عصری نصاب مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دیدی گئی۔

چھ سالہ نصاب کے بارے میں طے ہوا کہ یہ تدریجاً نافذ ہوگا اور ہر سال کا امتحان ''وفاق'' لے گا۔ موجودہ طالبات اپنی ترتیب سے سابقہ نصاب کے مطابق اپنے درجات مکمل کریں گی۔ جبکہ سال بہ سال نیا نصاب نافذ ہوتا جائے گا اور چھ سال سال میں تنفیذ مکمل ہو جائے گی۔ چنانچہ 1434ھ سے نئے نصاب کے مطابق امتحان کا آغاز ہوا۔ تاہم عامہ بنات کا عصری نصاب بروقت مکمل نہ سکا، جس کی وجہ سے مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس منعقدہ 14، 15 ربیع الثانی 1434ھ مطابق 25، 26 فروری 2013ء بمقام جامعہ اشرفیہ لاہور میں ثانویہ خاصہ سال اول کو ثانویہ عامہ قرار دیدیا۔

چھ سالہ نصاب میں تخفیف وتسہیل کا فیصلہ.......

1434ھ سے نئے نصاب کی تنفیذ شروع ہو تو اس میں بھی مدارس کی طرف سے مشکلات کا اظہار کیا گیا۔

نیز مجلس عاملہ وشوریٰ کے فیصلے مطابق عالیہ کی کتب میں تلخیص باقی تھی۔ چنانچہ مجلس عاملہ وشوریٰ کے اجلاس منعقدہ 21،22 ربیع الثانی 1436ھ مطابق 11، 12 فروری 2015ء بمقام جامعہ دارالعلوم کراچی میں اس بارے میں دوبارہ غور وخوض کیا گیا۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ چھ سالہ نصاب مرتب کرتے وقت دو اہم مقاصد پیش نظر تھے۔ سب سے اہم مقصد طالبات میں ٹھوس علمی استعداد پیدا کرنا تھا۔ تاکہ طالبہ کو جب عالیہ کی سند جاری کی جائے تو اس کی اہلیت بھی ہو۔ بدقسمتی سے چار سالہ سے مطلوبہ استعداد پیدا نہ ہوسکی۔ دوسرا اہم مقصد فاضلات کی سند کی حیثیت کو تسلیم کرانا تھا۔ تاکہ فاضلات کسی بھی شعبہ میں جا کر دینی خدمات انجام دے سکیں۔ لہٰذا طے ہوا کہ نصاب تعلیم کا دورانیہ تو چھ سال رہے البتہ نصاب کمیٹی نصاب بنات پر نظر ثانی کر کے اسے سہل بنائے۔

موجودہ حتمی نصاب.......

اس فیصلے کی روشنی میں نصاب کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ 4 مارچ 2015ء میں چھ نصاب تعلیم بنات پر ازسرنو غور کیا اور نصاب میں تخفیف کر کے سہل نصاب مرتب کیا۔ نصاب کمیٹی کا نظرثانی شدہ نصاب مجلس عاملہ وشوریٰ کے اجلاس منعقدہ 24 رجب 1436ھ مطابق 13 مئی 2015ء بمقام مرکزی دفتر وفاق ملتان میں پیش کیا گیا۔ مجلس عاملہ وشوریٰ نے ترمیم شدہ چھ سالہ نصاب کی منظوری دی اور طے ہوا کہ درس نظامی بنات کا چھ سالہ نصاب ثانویہ خاصہ سال اول سے شروع ہوگا۔ میٹرک پاس طالبات خاصہ سال اول میں داخلہ کی اہل ہونگی۔ ان کو میٹرک کی بنیاد پر ثانویہ عامہ کی سند ثانویہ خاصہ سال دوم کا امتحان پاس کرنے پر دی جائے گی۔ جبکہ غیر میٹرک طالبات سے ماہ ذوالحجہ میں مختصر عصری نصاب کا امتحان لیا جائے گا، اس امتحان میں کامیابی پر خاصہ سال اول میں داخلہ کی اہل ہونگی۔ نیز ان کو بھی خاصہ سال دوم پاس کرنے کے بعد ثانویہ عامہ کی سند جاری کی جائے گی۔ منظور شدہ چھ سالہ نصاب تعلیم بنات حسب ذیل ہے۔

ثانویہ خاصہ سال اول.......

(۱) ترجمہ ومختصر تفسیر پارۂ عم (دوسوال) خلاصۃ التجوید (ایک سوال) حفظ ربع آخر پارہ عم (۲) جوامع الکلم (مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ) زادالطالبین مکمل ترکیب باب اوّل تا ذکر مغیبات (۳) تعلیم الاسلام مکمل، تاریخ اسلام حصہ سوم (مولفہ مولانا محمد میاں)۔ (۴) علم الصرف ۱،۲،۳ مع اجراء از تمرین الصرف (۵) علم النحو مع اجراء از تمرین النحو رتسہیل النحو، عوامل النحو با ترکیب۔ (۶) الطریقۃ العصریہ ج۱، عربی کا معلم حصہ اول ودوم۔

ثانویہ خاصہ سال دوم.......

(۱) ترجمہ وتفسیر از سورۂ یونس تا اختتام سورۂ عنکبوت، حفظ سورۂ یٰسین (۲) مختصر القدوری از ابتداء تا اختتام

کتاب الحج واز کتاب النکاح تا آخر کتاب النفقات (۳) اصول الشاشی فقط کتاب اللہ، آسان اصول فقہ (۴) علم الصیغہ ماسوائے باب چہارم مع خاصیات ابواب از علم الصرف حصہ چہارم (۵) ہدایۃ النحو (۶) شرح مائۃ عامل نوع اول باترکیب، تیسیر المنطق۔

عالیہ سال اول.......

(۱) ترجمہ وتفسیر از سورۂ روم تا اختتام سورۂ مرسلات، حفظ سورۂ واقعہ وسورۂ ملک (۲) ریاض الصالحین از ابتداء تا کتاب الفضائل (۳) مختصر القدوری مابقیہ ماسوائے کتاب العتاق، کتاب المکاتب، کتاب الولاء وکتاب الفرائض (۴) نور الانوار بحث سنت واجماع، سراجی تاختم باب الرد (۵) دروس البلاغہ مکمل ((۶) مختارات حصہ اول، العقیدۃ الطحاویہ متن

عالیہ سال دوم.......

(۱) ترجمہ وتفسیر از ابتداء تا اختتام سورۂ توبہ، حفظ سورۂ رحمٰن (۲) مشکوٰۃ جلد اول ماسوائے مقدمہ (۳) مشکوٰۃ جلد ثانی مع خیر الاصول (۴) ہدایہ جلد اول (۵) مختصر، اسلام وتربیت اولاد (۶) شرح عقائد از عذاب قبر تا آخر، علوم القرآن حصہ اول باب اول حصہ دوم باب اول ودوم مولفہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

عالمیہ سال اول.......

(۱) منتخبات جلالین جلد اول سورۃ البقرہ وسورۃ النساء، جلد ثانی سورۃ النور والطلاق والتحریم مع سورۂ فاتحہ (۲) تیسیر مصطلح الحدیث دکتور محمود الطحان (۳) ہدایہ جلد ثانی کتاب النکاح، کتاب الطلاق تا آخر کتاب الایمان (۴) طحاوی کتاب الصلوٰۃ تا کتاب الجنائز (۵) جامع ترمذی ج ۲ باستثناء کتب العلل (۶) سنن ابوداؤد جلد اول ما سوائے کتاب الصلوٰۃ

عالمیہ سال دوم.......

(۱) صحیح بخاری جلد دوم کتاب المغازی، کتاب الاطعمہ تا آخر کتاب الرقاق وکتاب الرد علی الجہمیہ تا آخر کتاب (۲) صحیح مسلم جلد اول کتاب الایمان واز کتاب النکاح تا آخر کتاب (۳) جامع ترمذی جلد اول مکمل (۴) صحیح بخاری جلد اول بدء الوحی، کتاب الایمان، کتاب العلم، کتاب الجہاد تا آخر کتاب (۵) صحیح مسلم جلد دوم از کتاب الفضائل تا باب الامر بحسن الظن باللہ تعالیٰ وکتاب الزہد (۶) ابوداؤد شریف جلد دوم کتاب

الضحایا والوصایا از کتاب الایمان والنذور، از کتاب الاشربہ تا آخر کتاب الملاحم، کتاب الآداب تا آخر کتاب وشمائل ترمذی

’’وفاق‘‘ کا امتیاز.......

الحمدللہ! یہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا امتیاز ہے کہ خیبر سے کراچی تک پورے ملک کے مدارس ’’وفاق‘‘ کے تحت ایک نصاب تعلیم اور ایک ہی نظام تعلیم کے ساتھ منسلک ہیں۔ پورے ملک میں ایک ہی وقت میں بنین وبنات کے تمام درجات کے امتحانات کا انعقاد ہوتا ہے۔

موجودہ دور میں جو لوگ دیندار طبقے پر قدامت پسندی کے عنوان سے تنقید کرتے ہوئے نہیں تھکتے، ان کے لئے یہ امر قابل غور ہے کہ ,,وفاق،، نے خواتین کی تعلیم میں بھی بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ 1990ء سے ’’وفاق‘‘ کے تحت درس نظامی کی طالبات کے امتحانات کے آغاز سے اب تک دو لاکھ سے زائد بچیاں حافظات بن چکی ہیں اور ڈیڑھ لاکھ سے زائد بچیاں درس نظامی مکمل کر چکی ہیں۔ اسی طرح سات لاکھ سے زائد حفاظ اور ایک لاکھ سے زائد علماء فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اس تناظر میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ مملکت خداداد پاکستان کی موجودہ شرح خواندگی اور بالخصوص خواتین کی تعلیم میں ,,وفاق المدارس العربیہ پاکستان،، کا نمایاں حصہ ہے۔

☆☆☆☆☆

(بقیہ از صفحہ ۶۴) آخری گزارش......

’’وفاق المدارس العربیہ پاکستان‘‘ اور دینی مدارس نہ صرف پاکستان اور پاکستان کے سرکاری اداروں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی دینی ضروریات کو پورا کرنے میں اپنا وافر حصہ ڈال رہے ہیں۔ امن وامان، اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے دنیا بھر میں اور بالخصوص پاکستان میں جو گرگوں صورت حال ہے، اس میں بعض ناواقف لوگ میڈیا کے بے بنیاد پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر مدارس اور اہل مدارس سے متعلق منفی رجحانات کو عام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس صورت حال میں آنجناب سے گزارش ہے کہ مدارس کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط تر بنائیں، متعلقین واحباب کو مدارس کی خدمات کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔ مدارس وجامعات کا خود بھی معائنہ کریں اور معترضین کو بھی یہ نبوی ماحول دکھلائیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی مقبول ساعتوں کی دُعاؤں اور نیک تمناؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ خیراً